"ہمیشہ ملک عزیز کے آئین اور قوانین کا نہ صرف مذاق اڑایا، بلکہ انھیں سرے سے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ عدالت عظمیٰ اور عدالت عالیہ کے وقار کو بھی شدید مجروح کیا، مگر ہماری حکومت اور عوام کی فیاضی اور رواداری نے انھیں کھلی چھوٹ دے رکھی ہے"۔ مصنف نے اس ضمن میں تفصیلی کوائف پیش کرتے ہوئے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اب یہ اقلیتیں، گستاخ رسول ﷺ کا قانون ختم کرانے کی فکر میں ہیں۔

مصنف نے زیر بحث موضوع پر ہر مکتب فکر کے علما و مصنفین کی آرا سے استشہاد کیا ہے۔ کتاب کا بیشتر حصہ اقتباسات پر مشتمل ہے۔ مصنف کی اپنی تحریر میں استدلال کم ہے، اور جذباتی قسم کی خطابت زیادہ، حالانکہ زیر بحث موضوع غیر جذباتی اور سنجیدہ لب و لہجے کا متقاضی تھا۔ (رفیع الدین ہاشمی)

انیسویں صدی کی چند نامور مسلم شخصیات۔ از: ڈاکٹر احمد امین مصری۔ مترجم: شیخ نذیر حسین۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی منصورہ لاہور ۱۸۔ صفحات ۲۹۴۔ قیمت درج نہیں۔

ڈاکٹر احمد امین مصری کی خود نوشت سوانح "حیاتی"، "سرگذشت حیات" کے نام سے اردو میں ترجمہ ہو کر قارئین کے لیے سامانِ بصیرت فراہم کر چکی ہے۔ "حیاتی" کا اردو ترجمہ شیخ نذیر حسین صاحب نے کیا تھا۔ اب انھوں نے ڈاکٹر احمد امین کی ایک اور اہم کتاب "زعماء الاصلاح فی مصر الحدیث" کا اردو ترجمہ "انیسویں صدی کی چند نامور مسلم شخصیات" کے عنوان سے پیش کیا ہے، جس میں مصنف نے اطرافِ عالم اسلام سے شیخ محمد بن عبدالوہاب، مدحت پاشا، سید جمال الدین افغانی، سر سید احمد خان، سید امیر علی، خیر الدین پاشا تونسی، علی مبارک پاشا، عبداللہ ندیم، سید عبدالرحمٰن الکواکبی اور شیخ محمد عبدہ کا انتخاب کیا ہے۔

مختلف شخصیات کے تذکرے میں مختصراً ان کے سوانح، افکار اور خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے، جس کے ساتھ ساتھ مصنف کی تنقیدی آرا بھی واضح ہوتی جاتی ہیں۔ سوانح، افکار اور خدمات کے بیان میں کسی حد بندی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا بلکہ مصنف کی معلومات اور ان کے تنقیدی خیالات، ہر شخصیت کے ذکر میں، اس ضمن میں تغیر کو روا رکھے ہوئے ہیں۔ مصنف کی بعض آرا کی صراحت اور بعض سے اختلاف کے لیے، مترجم نے ہر باب کے آخر میں کچھ مختصر حواشی ایزاد کر دیے ہیں جن سے مترجم کی آرا بھی معلوم ہوتی جاتی ہیں۔ غیر مصری شخصیات کے بارے میں ڈاکٹر احمد امین کی معلومات حیران کن حد تک وسیع ہیں تاہم جغرافیائی دوری کے باعث، قدرتی طور پر ان کے تذکرے میں کچھ محلِ نظر امور بھی راہ پا گئے ہیں جنھیں نظرانداز بھی کیا جا سکتا۔ جہاں تک خاص جغرافیائی مباحث کے علاوہ قوموں کی اجتماعی تقدیر